رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

عنوان	تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاویٰ	فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر
		[illegible]			

٤ / ٤٨٦

١٤/٢/٩٢٢ — ٧/٧/٢٠٠١

محمد کامران خان K17/125 ایریا کورنگی کراچی

[illegible] ٣٣/٢/٩

محمد کامران خان
K ایریا ڈبل روم کورنگی کراچی

جناب مفتی صاحب مسئلہ یہ ہے کہ میں نے کسی کام کے سلسلہ میں یہ منت مانی تھی کہ اگر میرا یہ کام ہوگیا تو میں ایک قرآن شریف ایک مہینے کے اندر ختم کردوں گا مگر میں ایسا نہیں کرسکا اب مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ اس سلسلہ میں مجھے کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ برائے مہربانی اس مسئلہ کا حل بتا کر شکریہ کا موقع دیں۔

میرا کام ہوگیا مگر میں ایک مہینہ میں قرآن شریف ختم نہیں کرسکا اس لئے اب مجھے اس سلسلہ میں کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

محمد کامران خان
K ایریا کورنگی 17/125
کراچی 74900

الجواب حامداً ومصلیاً

قرآن [illegible] کی منت مانگنا۔

قرائتِ قرآن کی نذر کے منعقد ہونے یا نہ ہونے کے بارہ میں فقہی کتابوں کی عبارات مختلف ہیں، لیکن احتیاط اسمیں ہے کہ اس سے نذر منعقد ہوجاتی ہے، لہذا سائل کو چاہئے کہ کفارے کے بجائے جلد از جلد کسی مہینہ میں ختم قرآن کرکے اپنی نذر پوری کرے، اسمیں دوسروں سے پڑھوانا کافی نہیں۔

اور مسئلہ کے بارے میں علمی تفصیل یہ ہے کہ نذر منعقد ہونے کے لئے چند شرائط ہیں: ١۔ جس چیز کی نذر کی گئی ہے وہ عبادتِ مقصودہ ہو، ٢۔ اور اس کی جنس سے کوئی فرد واجب ہو ٣۔ اور نذر کرنے سے پہلے وہ منذور بعینہ واجب نہ ہو۔ ٤۔ اور منذور متصور الوجود ہو یعنی اسکا وجود ممکن ہو، محال نہ ہو۔

بعض کتابوں جیسے "جامع الرموز، مجمع الأنہر، مراقی الفلاح، خانیۃ، رسائل ابن نجیم بہ نقل از منیۃ المفتی وغیرہ" میں قرائتِ قرآن کی نذر کو لازم قرار نہیں دیا گیا ہے اور عدم لزوم کی انہوں نے دو وجہیں بیان کی ہیں ① ایک یہ کہ قرادتِ قرآن عبادتِ مقصودہ نہیں ہے یعنی قرادتِ قرآن اگرچہ عبادت ہے لیکن مقصودہ نہیں ہے مقصود تو آیات میں تدبر کرنا ہے، صرف زبان سے حروف وکلماتِ قرآن کو ادا کرنا نہیں ہے جیسا کہ علامہ رافعی رحمہ اللہ نے یہ توجیہ فرمائی ہے

② اور دوسری وجہ یہ کہ قرادتِ قرآن کی جنس سے کوئی واجب نہیں ہے، اور

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

عنوان	تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاویٰ	فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر

نماز میں جو قراءت فرض ہے وہ لعینہ نہیں بلکہ اسکی فرضیت برائے نماز ہے، جیسا کہ علامہ قہستانی رح نے یہ بات کہی ہے

لیکن یہ دونوں وجوہات ضعیف اور علیل ہیں اسی لئے علامہ شامی رحمہ اللہ نے اس کا عدمِ لزوم نقل فرما کر اس پر اشکال وارد فرمایا ہے کہ قراءتِ قرآن عبادتِ مقصودہ ہے اور اس کی جنس سے واجب موجود ہے اور علامہ طحطاوی رح (محشی مراقی) نے بھی یہی بات فرمائی ہے — اور یہ کہنا کہ قراءت سے مقصود تدبر فی المعانی ہے مجرد اجراءِ حروف علی اللسان نہیں ہے اور قراءتِ قرآن کو ایسے ہی وسیلہ کے درجہ میں قرار دینا جیسا کہ وضوء نماز کیلئے وسیلہ ہے یہ بات صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ تدبر فی المعانی کے بغیر بھی تلاوتِ قرآن مقصود ہے اور اسپر ثواب ملتا ہے، حالانکہ عبادتِ غیر مقصودہ اور وسیلہ میں بغیر نیت کے ثواب نہیں ملتا، اس سے معلوم ہوا کہ قراءتِ قرآن، عبادتِ مقصودہ ہے جیسا کہ علامہ شامی اور علامہ طحطاوی رحمہ اللہ نے صراحت کی ہے.

— اور جہانتک اس بات کا تعلق ہے کہ اس کی جنس سے واجب نہیں ہے تو یہ بھی ضعیف ہے کیونکہ نماز میں قراءتِ قرآن فرض اور واجب ہے.

اور قہستانی رح کا یہ کہنا کہ قراءت کی فرضیت نماز میں، لعینہ نہیں بلکہ اسکی .... فرضیت برائے نماز ہے تو یہ قید کہیں منقول نہیں اور اگر اسکا اعتبار کیا جائے تو لازم آئیگا کہ نماز کے بعد تسبیح، تحمید اور تکبیر کی نذر بھی صحیح نہ ہو کیونکہ حضرات فقہاءِ کرام رح نے ان کی جنس سے تکبیرات عیدین، تحمید الصلوۃ اور تکبیراتِ احرام کو واجب بتایا ہے ← حالانکہ یہ چیزیں بھی ... واجب للصلاۃ ہیں. — اور نیز فقہاء کرام رح نے اعتکاف کی نذر کو صحیح تسلیم کیا ہے جس کا معنیٰ " لبث فی المسجد برائے عبادت" ہے اور اس کی جنس سے واجب، قعدۂ اخیرہ بتایا گیا ہے جو صرف نماز میں فرض ہے الگ سے فرض نہیں ہے، لهذا جب یہ طے ہے کہ نماز میں قراءت فرض ہے تو قراءتِ قرآن کی نذر بھی صحیح ہونی چاہئے، اور اسی کو حضرت حکیم الأمت تھانوی رح نے بہشتی زیور میں اختیار کیا ہے، اور صاحب فتاوی محمودیۃ کا نظریہ بھی یہی ہے کہ قراءتِ قرآن کی نذر منعقد ہو جاتی ہے، اور حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم اور حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم کا رجحان بھی اسی طرف ہے اور اسی میں احتیاط معلوم ہوتی ہے — واللّٰہ تعالیٰ أعلم بالصواب

فی الدر المختار: (۳/ ۷۳۸)

ثم ان المعلق فیہ تفصیل فإن علقہ بشرط یریدہ کان قدم غائبی أو شفی مریضی، یوفی وجوبا ان وجد الشرط — وان علقہ بما لم یردہ کان زنیت بفلانۃ مثلا فحنث وفی بنذرہ أو کفر لیمینہ علی المذہب لأنہ نذر بظاہرہ یمین بمعناہ فیخیر ضرورۃ

وفی رد المحتار: (قولہ ثم ان المعلق الخ)

Scanned by CamScanner

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

فتویٰ نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاویٰ	نام وپتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان

اعلم أن المذكور في كتب ظاهر الرواية أن المعلق يجب الوفاء
به مطلقا اى سواء كان الشرط مما يراد كونه أى يطلب حصوله
كإن شفى الله مريضي أو لا كإن كلمت زيدا أو دخلت الدار وكذا
وهو المسمى عند الشافعية نذر اللجاج وروى عن أبي حنيفة ....
التفصيل المذكور هنا و أنه رجع إليه قبل موته بسبعة أيام و
في الهداية إنه قول محمد وهو الصحيح ومشى عليه أصحاب المتون الخ.

في مراقي الفلاح : فلا يلزم الوضوء بنذره و لا قراءة القرآن .
وفي حاشية الطحطاوي : (قوله ولا قراءة القرآن) كذا في كبيره وفيه أن
القرآن من جنسها فرض و واجب و تقصد لذاتها و ليست
واجبة قبل و علل عدم الوجوب في القهستاني بأن لزومها
للصلاة لا لعينها — (طحطاوي على المراقي ص ٣٢٨)

وفي الدر المختار: (٣ / ٧٣٨)
"ولو نذر التسبيحات دبر الصلاة لم يلزمه" قنية.
وفي الرد : قوله ولو نذر التسبيحات) لعل مراده التسبيح و التحميد والتكبير
ثلاثا و ثلاثين في كل و أطلق على الجميع تسبيحا تغليبا لكونه
سابقا و فيه إشارة إلى أنه ليس من جنسها واجب ولا فرض....
وفيه أن التكبير التشريق واجب على المفتى به وكذا تكبيرة الإحرام
و تكبيرات العيدين فينبغي صحة النذر به بناء على أن المراد...
بالواجب هو المصطلح ط - قلت لكن ما ذكره الشارح ليس...
عبارة القنية و عبارتها كما في البحر، ولو نذر أن يقول دعا وكذا
في دبر كل صلاة عشر مرات لم يصح — (قوله لم يلزمه) وكذا لو نذر
قراءة القرآن وعلله القهستاني في باب الاعتكاف بأنها للصلاة
وفي الخانية : ولو قال : على الطواف بالبيت و السعي بين الصفا
والمروة أو على أن أقرأ القرآن إن فعلت كذا لا يلزمه شئ ا هـ
قلت : وهو مشكل فإن القراءة عبادة مقصودة ومن جنسها
واجب وكذا الطواف فإنه عبادة مقصودة أيضا الخ

وفي فتاوى النوازل : لو قال على التسبيح او تهليل أو تحميد في الاصح نذر (ص ١٧٢)
وفي التحرير المختار للرافعي : (٢ / ١٥)
(قوله أو على أن أقرأ القرآن إن فعلت كذا لا يلزمه شئ) لعل
وجهه أن هذه الأشياء وإن كانت عبادة إلا أنها ليست...
مقصوده فإن القصد بالطواف تعظيم الكعبة و بالقراءة التدبر
في معانيها لا مجرد إجراء الحروف على اللسان وعلل في شرح
الأشباه لعدم صحة نذر التسبيحات و قراءة القرآن بأنها ليست ..

Scanned by CamScanner

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

عنوان	تبویب	مضمون سوال وجواب	نام وپتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاویٰ	نمبر

بقربة مقصودة.

فی البحر الرائق: (۲/۲۹۴): واما الاعتكاف وهو اللبث فی المسجد من جنسه واجب وهو القعدة الأخيرة فی الصلاة. والله أعلم بالصواب

عبد العزیز جرجانی عفی عنہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۲ — ٤ — ۱٤۲۲ھ

الجواب صحیح
احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۲ — ۴ — ۱۴۲۲ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ لہ
۲ — ۴ — ۱۴۲۲ھ

الجواب صحیح
عبد المنان عفی عنہ
۶ — ۴ — ۱۴۲۲ھ

الجواب صحیح
محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ
۱۱ / ۴ / ۱۴۲۲ھ

الجواب صحیح
محمد عبد اللہ عفی عنہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی
۱۱ — ۴ — ۱۴۲۲ھ

الجواب صحیح
بندہ عبد الرؤف سکھروی
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۱۲ — ۴ — ۱۴۲۲ھ

الجواب صحیح
احقر [illegible]
۱۲ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ

Scanned by CamScanner